احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 27 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 27 اگست 2003ء، 28 جمادی الثانی 1424 ہجری۔ 27 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 193

جامع العلوم

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کا علم قرآن کریم میں موجود نہ ہو مگر لوگوں کی عقلیں اور فہم اس کے سمجھنے سے عاری ہیں۔

(ینا بیع المودہ جلد 3 ص 64. شیخ سلیمان بن الشیخ ابراہیم. طبع دوم مطبع عرفان بیروت)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دعا ایک بے نظیر حربہ ہے وہ ہر کام دعا ہی سے لیتے تھے دعا ہی کے ذریعے سے عربی زبان کے ہزاروں الفاظ کا علم آپ کو دیا گیا اکثر امراض کا ازالہ دعاؤں سے ہوا۔ دشمن کے مقابلہ میں اسی حربہ سے فتح حاصل کی۔ یہ زمانہ (1864ء-1867ء) آپ کی جوانی کا تھا اور آپ اس زمانہ میں سیالکوٹ میں بہ سلسلہ ملازمت تھے آپ کی عام عادت شروع سے یہ تھی کہ اپنا دروازہ بند کر کے خلوت میں رہتے تھے سیالکوٹ میں یہی طریق تھا بعض لوگ اسی ٹوہ میں تھے کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں آخر ایک دن انہوں نے موقعہ پالیا اور آپ کی اس مخفی زندگی کا ان پر انکشاف ہوا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے تھے کہ

یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں

یہ قرآن مجید سے محبت اور اس کے حقائق و معارف کی اشاعت کے جوش کا نتیجہ ہے جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ آپ دین قویم کے غلبہ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و اقبال کے لئے دعاؤں میں مصروف تھے اسی کے ضمن میں قرآن کریم پر جو اعتراض اس زمانہ میں پادریوں اور دہریوں وغیرہ کی طرف سے ہو رہے تھے ان کے جوابات کے لئے آپ بے قرار اور مضطرب تھے اور اس کے لئے اپنے نفس اور رائے سے کچھ بولنا نہیں چاہتے تھے بلکہ خدا تعالیٰ سے براہ راست فیض حاصل کرنے کے لئے دعاؤں میں مصروف تھے (۔) اور آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ

قرآن فہمی کے لئے دعائیں اور توجہ الی اللہ ہی راہنما ہے

(سیرۃ مسیح موعود ص 545)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سکیم کے تحت 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے پانچ صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

- احباب کرام کے علم کی خاطر۔ پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

2000ء ②

26 فروری جماعت عابدجان آئیوری کوسٹ کا بیسواں جلسہ سالانہ۔146 جماعتوں کے 523 افراد کی شرکت۔

27 فروری احمدیہ کمپیوٹر پروفیشنلز کا چوتھا سالانہ کنونشن منعقد ہوا۔کل 150 حاضری رہی۔

فروری حضور کی کتاب ورزش کے زینے جو حضور نے خلافت سے قبل 1965ء میں بطور مہتمم صحت جسمانی تحریر فرمائی تھی اس کا دوسرا ایڈیشن خدام الاحمدیہ پاکستان نے شائع کیا۔

4 مارچ خطبہ الہامیہ کے 100 سال (11 اپریل 1900ء) مکمل ہونے پر حضور نے اسی حوالہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

15 مارچ خلافت لائبریری کے نئے توسیعی منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

17 مارچ حضور نے اسلام آباد لندن میں عیدالاضحیہ کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

19 مارچ حضور کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر دارالضیافت اہل ربوہ کے لئے میں ایک وسیع ضیافت دی گئی۔

21تا23 مارچ خدام الاحمدیہ قادیان نے آنکھوں کا فری میڈیکل کیمپ لگایا۔

21تا26 مارچ سیرالیون کے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول بو کی چالیس سالہ تقریبات۔

23 مارچ مجلس انصاراللہ ربوہ کی آٹھویں سالانہ کھیلوں کا انعقاد۔

24 مارچ کنٹوبوایل گنی بساؤ میں نئی بیوت الذکر کا افتتاح۔

24تا26 مارچ جماعت احمدیہ پاکستان کی 81 ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

25تا26 مارچ جماعت احمدیہ برازیل کا ساتواں جلسہ سالانہ۔

مارچ ماہنامہ انصاراللہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب پر خاص نمبر شائع کیا۔

خدام الاحمدیہ پاکستان نے طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا۔

مارچ 1957ء تا مارچ 2000ء مدرستہ الحفظ سے 223 طلبہ قرآن حفظ کر چکے تھے۔

یکم اپریل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے اکیڈمک بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

5تا12 اپریل ناصرات الاحمدیہ فرانس کا باقاعدہ نظام کے تحت پہلا سفر لندن۔

7 اپریل غانا میں دومنزلہ شاندار بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

9 اپریل غانا میں ایک نئے مشن ہاؤس اور بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

14تا18 اپریل مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کی تربیتی کلاس۔

15 اپریل لدھیانہ بھارت میں مولانا عبدالرحیم صاحب کو شہید کردیا گیا۔

21تا23 اپریل جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ہالینڈ۔حضور انور کی شرکت۔اختتامی خطاب میں حضور نے ایک بڑی بیت الذکر کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔ مجموعی حاضری 1160 تھی۔

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کرسکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

☆ کیا آپ اعتکاف کرسکتے ہیں؟جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا۔(ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔(ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

☆ کیا آپ سفر کرسکتے ہیں؟اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں' ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں' ہفتوں' مہینوں۔

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہوجاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہوسکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مارلو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خداتعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (-) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے۔اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں' اپنے شہر میں' اپنے محلہ میں' اپنے گھر میں' اپنے دل میں!!!

پباشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد' مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اور ان کا مسکن

تحقیق سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے قبائل عراق، ایران، افغانستان اور کشمیر میں آباد ہوئے

قسط سوم آخر

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

بلیو (Bellew) کی تحقیق

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان میں سے کچھ کتب اب دوبارہ پاکستان میں شائع ہو کر دستیاب ہیں۔ ایک عرصہ تک یہ کتب ڈھونڈنے سے نہیں ملتی تھیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود نے ایک انگریز مصنف کا حوالہ ان الفاظ میں دیا ہے۔

''اور کتاب دی ریسز آف افغانستان مصنفہ ایچ ڈبلیو بلیو سی ایس آئی مطبوعہ کرسپنک اینڈ کو کلکتہ میں لکھا ہے کہ افغان لوگ ملک سیریا سے آئے ہیں۔ بخت نصر نے انہیں قید کیا اور پرشیا اور میدیا کے علاقوں میں انہیں آباد کیا''

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 95)

اس کے آگے اس کتاب کے بیان کا خلاصہ جاری رہتا ہے۔ اس کتاب کے مصنف H. W. Bellew جن کی تحقیق کا خلاصہ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے انگریز فوج میں سرجن میجر تھے۔ اور 1880ء میں اس کتاب کی تصنیف سے قبل حکومت انگلستان کی طرف سے خاص ڈیوٹی پر کابل بھجوائے گئے تھے۔ اس کتاب کا مسودہ کابل میں لکھا گیا تھا۔ فرائض منصبی کی مصروفیات کے درمیان جو وقت بھی میسر ہوتا اس میں وہ اپنی اس تحقیق کو لکھتے جاتے وہ وہیں سے کتاب کو شائع کرنے کے لئے انگلستان بھجوانا چاہتے تھے کہ بیماری نے آن لیا۔ مجبوراً ہندوستان آنا پڑا لاہور آ کر انہوں نے کتاب کو مزید مکمل کئے بغیر شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جسے تھاکر سپنک اینڈ کو (Thaker Spink & Co.) نے کلکتہ سے شائع کیا۔ سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد اسے پاکستان میں سنگ میل پبلیکیشنز نے دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کا دوسرا باب اس ذکر سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن یہاں شام کے لفظ سے مراد صرف آج کل کا شام نہیں ہے۔ پہلے یہ لفظ اس وسیع علاقے پر بھی استعمال ہوتا رہا ہے جس میں فلسطین بھی شامل ہوتا تھا۔ چنانچہ مصنف افغان قوم کے متعلق تحریر کرتا ہے۔

اس قوم کی روایات کے مطابق ان کا مسکن شام کا ملک تھا جب انہیں بنوکدنضر اسیر کر کے لے گیا اور فارس اور میدیا کے علاقوں میں بطور آبادکار آباد کیا بعد میں کسی وقت وہ ان مقامات سے مشرق کی طرف غور کے پہاڑی علاقے میں منتقل ہو گئے۔ جہاں ان کی ہمسایہ اقوام انہیں بنی افغان اور بنی اسرائیل یا افغان کی اولاد یا اسرائیل کی اولاد کہتی ہیں۔ اس کی تائید میں ہمارے پاس اورلیس (Esdras) نبی کا حوالہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ان دس قبائل کو جو اسیر کر کے لے جائے گئے تھے ارسارت (Arsareth) ملک میں پناہ ملی تھی۔ یہ آج کے دور کا ہزارہ ملک ہے اور غور اس کا حصہ ہے۔

اور طبقات ناصری جو تاریخ کی کتاب ہے، جس میں دیگر معلومات کے علاوہ چنگیز خان کے افغانستان فتح کرنے کا بھی ذکر ہے۔ میں لکھا ہے کہ مقامی شنسابی خاندان کی حکومت کے دنوں میں بنی اسرائیل نام کی ایک قوم بھی اس ملک میں رہ رہی تھی۔ اور اس وقت یہ لوگ ہمسایہ ممالک سے وسیع تجارتی تعلقات رکھتے تھے''

(The Races of Afghanistan by Major H.W Bellew Published by Sange-Meel- Publications Page15-16)

اس کے بعد یہ ذکر چلتا ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان لوگوں کا رابطہ حضرت خالد بن ولید سے ہوا اور ان کا ایک وفد مدینہ گیا اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔

اس کتاب کو لکھنے کے ساتھ اس موضوع میں مصنف کی دلچسپی ختم نہیں ہو گئی بلکہ جاری رہی۔ جب وہ فوج سے سرجن جنرل کے عہدے سے ریٹائر ہو گئے تو 9th International Congress of Orientalist کے لئے انہوں نے ایک کتاب لکھی جو An Enquiry into Ethnography of Afghanistan کے نام سے شائع ہوئی اور اب Vanguard Books Lahore نے اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 191 پر افغان قوم کے بنی اسرائیل سے ہونے کے متعلق ایک اور دلیل پیش کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ افغان قوم میں حضرت یعقوبؑ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کے متعلق جو روایات موجود ہیں وہ توریت کے مطابق ہیں۔ اور تو اور افغان قدیمی روایات میں عیسو کا ذکر بھی ہے جو حضرت یعقوبؑ کے بھائی تھے، جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام لانے سے قبل افغانستان میں توریت خوان لوگ موجود تھے۔

فرائر کی تحقیق

حضرت مسیح موعود نے جو اہم تاریخی حوالے اس بیش بہا تحقیق میں جمع فرمائے تھے ان میں سے ایک حوالہ فرائر نامی فرانسیسی سیاح کا بھی تھا۔ اس شخص نے افغانستان کی تاریخ پر ایک اہم کتاب History of the Afghans تحریر کی تھی۔ اس کی تحقیق کا خلاصہ حضرت مسیح موعود نے 'مسیح ہندوستان میں' میں دیا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 99)

اس کتاب کے مصنف جے، پی، فرائر فرانسیسی فوج میں جنرل تھے اور قریباً 1845ء میں انہوں نے وسطی ایشیا کے دشوار گزار راستوں سے گزر کر افغانستان کی طرف سفر کیا۔ اس کتاب کی اہمیت اتنی تھی کہ فرانس کے روایتی رقیب انگریزوں نے 1858ء میں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ یہ ترجمہ William Jesse نے کیا تھا۔ اس کتاب کو بھی سنگ میل لاہور نے دوبارہ شائع کیا ہے۔

اس کتاب کے پہلے باب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

'افغان قوم کا آغاز واضح نہیں ہے اور اس کے متعلق مختلف آراء موجود ہیں اور ان میں سے کسی خاص رائے کو تسلیم کر لینا آسان نہیں۔ بعض یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان فوجیوں کی اولاد ہیں جنہیں سکندر اعظم نے اس ملک کو فتح کرنے کے بعد یہاں چھوڑ دیا تھا۔ اور بعض ان یونانی آبادکاروں کی اولاد ہیں جو اس کے بعد گزرنے والے بادشاہوں کے عہد میں ان فاتح افواج کی نسل سے آ ملے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے آباء مصر کے Copts یا کسدی (Chaldeans) یا آرمینیا کے رہنے والے تھے۔ مگر مشرقی مصنفین کی اکثریت کے مطابق ان کا تعلق اسرائیل کے دس قبائل میں سے ایک قبیلے سے ہے۔ اور افغانوں کی اپنی رائے بھی یہی ہے۔ اور کچھ مصنفین کا خیال ہے کہ یہ قوم یہودی النسل نہیں ہے بلکہ ان میں سے جنہوں نے یہاں اسلام کو متعارف کرایا وہ پہلے یہودی مذہب قبول کر چکے تھے۔

(History of the Afghan's by J.P. Ferrier Page 1-2)

اس کے بعد اس کتاب کے صفحہ نمبر 2 پر فرائر تحریر کرتے ہیں:

''وہ افغان مصنفین جو کہ اپنی قوم کے اسرائیلی نسل سے ہونے اور ان کے وسطی ایشیا کی طرف نکالے جانے کا اقرار کرتے ہیں، ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ افغانہ جس سے منسوب ہو کر افغان قوم افغان کہلاتی ہے۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اور (حضرت) ہاجرہ کی اولاد میں سے تھا۔ اور بعض اس کے قائل ہیں کہ وہ ساؤل کا پوتا تھا۔ ساؤل بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے جو حضرت داؤدؑ سے قبل فلسطین پر حکومت کرتے تھے اور سب کا یہ خیال ہے کہ بخت نصر (نبوکدنضر) نے بعض یہودی قیدیوں کو غور کے پہاڑوں کی طرف بھجوا دیا تھا۔ ان قیدیوں کی نسل تیزی سے بڑھتی رہی۔ اگرچہ وہ اپنے وطن سے دور تھے مگر وہ اپنے عقائد پر قائم رہے۔ ان عقائد کو زندہ رکھنے میں ان خوش قسمت ہموطنوں کے خطوط کا ہاتھ تھا جو بالآخر ارض مقدس میں واپس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جب تک (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی رسالت کا اعلان نہیں کیا یہ صورت حال اسی طرح رہی''

اس کے بعد حضرت خالد بن ولید سے روابط اور ان قبائل کے اسلام لانے کا قصہ درج ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا روایات بیک وقت بھی صحیح ہو سکتی ہیں کیونکہ بنی اسرائیل کے افغانستان میں آنے سے قبل بھی یہاں پر لوگ آباد تھے اور اس کے بعد بھی مختلف اطراف سے لوگ آ کر یہاں پر آباد ہوتے رہے۔ اور اکثر علاقوں میں مختلف نسلوں کے خون کی آمیزش ہوئی ہے۔

پھر اس کتاب میں یہ روایت بھی درج ہے کہ جب نادر شاہ نے ہندوستان کو فتح کرنے کے لئے پیش قدمی شروع کی اور پشاور پہنچا تو یوسف زئی قبیلے کے سرداروں نے اسے عبرانی میں لکھی ہوئی توریت پیش کی اور دوسری مختلف اشیاء بھی پیش کیں جو عبادت کی پرانی رسومات میں استعمال ہوتی تھیں اور ان یہود نے جو نادر شاہ کے لشکر میں شامل تھے۔ ان اشیاء کو فوراً پہچان لیا۔

مصنف نے اس کے علاوہ بھی اس نظریئے کے خلاف اور حق میں دونوں قسم کے دلائل پیش کئے ہیں۔ بعض تو ان میں سے تاریخی حقائق ہیں مگر بعض محض قیاسی باتیں ہیں۔ یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ اپنے آباؤ اجداد کے متعلق جو غلط روایات مختلف اقوام میں مشہور ہوتی ہیں ان میں سے اپنے آپ کو فاتح اقوام یا کسی

بڑے بادشاہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ بات لایعنی ہوگی اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ افغان قوم نے جس میں بہادری کی ایک خاص قدر کی جاتی ہے، اپنے آپ کو خواہ مخواہ ایک مغلوب قوم کی طرف منسوب کردیا جن کو بیچارگی کی حالت میں اسیر کر کے وطن سے نکالا گیا تھا۔

مخزن افغانی

حضرت مسیح موعود نے جن پرانی کتب کے حوالے دیئے ہیں ان میں سے ایک نعمت اللہ کی 'مخزن افغانی' بھی ہے۔ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 101) افغان تاریخ نویسوں میں نعمت اللہ کا نام ایک معتبر حوالہ ہے۔ ان کے والد حبیب اللہ خان، اکبر بادشاہ کے دربار میں ملازم تھے۔ خود نعمت اللہ پہلے خانِ خانان عبدالرحیم کی ذاتی لائبریری کے انچارج رہے، پھر جہانگیر کے عہد میں دربار میں واقعہ نویس کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ انہوں نے افغان قوم کی تاریخ 'مخزن افغانی' کے نام سے لکھی۔ اور 1836ء میں ڈاکٹر ڈورن (Dorn) نے اس کا مسودہ ڈھونڈ کر اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ حضرت مسیح موعود نے اسی ترجمے کا حوالہ دیا ہے۔

بعد میں Asiatic Society کلکتہ نے نیرودبھوسن رائے (Nirodbhusan Roy) سے تحقیق کرائی۔ انہوں نے ڈورن صاحب کے مسودے کا بھی جائزہ لیا اور دیگر مسودات بھی پڑھے اور قدیم نسخے دیکھے۔ اور پھر یہ فیصلہ کیا کہ ڈورن صاحب کا ترجمہ اصل میں 'مخزن افغانی' کا نہیں بلکہ ایک اور تاریخی کتاب 'تواریخ مجلس ارائی' مصنفہ ابراہیم بتانی کا ہے۔ جس میں مخزن افغانی کا بہت سا حصہ نقل کیا گیا تھا۔ چنانچہ دوبارہ تحقیق کر کے مخزن افغانی کا نیا ترجمہ شائع ہوا۔

لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ مخزن افغانی سے جو دلائل حضرت مسیح موعود نے پیش فرمائے تھے۔ وہ نئے ترجمے میں قائم ہیں اور ان پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ اس نئی اشاعت کے مطابق بھی مخزن افغانی میں صریحاً لکھا ہے کہ افغان قوم بنی اسرائیل کے ان قبائل سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ اس ترجمے کے صفحہ 605 پر یہی لکھا ہے کہ بخت نصر نے جب بنی اسرائیل کو ملک بدر کیا تو وہ غور کے پہاڑوں پر جابسے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے ان سے رابطہ کیا تو ان کا ایک قیس نام کا سردار مدینہ حاضر ہوا اور پھر اس کتاب میں اس قیس کا شجرہ نسب، اسرائیلی بادشاہ ساؤل اور پھر حضرت یعقوبؑ تک تحریر کیا ہوا ہے۔ یہ شجرہ نسب 'مجمع الانساب' اور تاریخ گزیدہ کے حوالے سے دیا گیا ہے۔ مخزن افغانی کا انگریزی ترجمہ بھی سنگ میل نے دوبارہ شائع کیا ہے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ عموماً افغان قوم کو اسرائیل میں بسنے والے دس قبائل کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جب کہ ان کو وطن بدر کرنے والے بادشاہ کا نام تمام روایات میں نبوکدنضر ہی بیان کیا جاتا ہے جب کہ تاریخی طور پر ان دس قبائل کو شاہ اسور نے ملک بدر کیا تھا اور یہوداہ میں بسنے والے دو قبائل کو نبوکدنضر کے حکم پر اسیر کر کے بابل لے جایا گیا تھا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اسرائیل کی حکومت ختم ہونے کے بعد اس میں بسنے والے دس قبائل کا ایک حصہ یہوداہ میں پناہ گزین ہوگیا تھا اور پھر ان کو بالآخر نبوکدنضر کے حکم پر بابل لے جایا گیا تھا۔ اور دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ شاہ اسور نے جن علاقوں میں اسرائیل کے دس قبائل کو رکھا تھا وہ علاقے بعد میں نبوکدنضر کی سلطنت میں آ گئے تھے۔ اور قریب کے زمانے میں ہونے کے باعث روایات میں نبوکدنضر کا نام رہ گیا ہو۔

فہرست کتب

1۔ بائیبل
2۔ مسیح ہندوستان میں
3۔ The Cambridge Companion to the Bible.
4۔ Babylan by Joan Oates
5۔ The Might that was Assyria by H.W.F. Saggs.
6۔ History of the Afghans by J.P. Ferrier
7۔ The Racesof Afghanistan by H.W. Bellews
8۔ مخزن افغانی

رپورٹ: قیصر محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ

کانگو کے کیری ریجن کا تیسرا جلسہ سالانہ

162 جماعتوں سے 15 ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

کیری (Kiri) صوبہ باندوندو (Bandundu) کے ضلع انونگو (Inongo) کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے جہاں خداتعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں بکثرت بیعتیں ہوئی ہیں۔ ذرائع آمدورفت کی مشکلات کے پیش نظر لوگوں کی سہولت کے لئے اس ریجن کا الگ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال کیری کا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 10 رمئی 2003ء کو منعقد کیا گیا۔ امسال جلسہ سالانہ کیری کے انتظامات مکرم ابدان احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کے سپرد تھے جنہوں نے مختلف شعبہ جات کے منتظمین کے تعاون سے جلسہ کے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

مرکزی وفد کی آمد

کنشاسا سے مورخہ 7 مئی کو چار افراد پر مشتمل مرکزی وفد مکرم امیر صاحب کی قیادت میں جلسہ میں شرکت کی غرض سے کیری پہنچا۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے جہاں خدام مقرر تھے وہیں گورنمنٹ نے بھی غیر معمولی تعاون کیا۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب نے اہل گاؤں کو جلسہ پر آنے والے مہمانوں سے بھرپور تعاون کرنے کے لئے کہا، خدام کے ساتھ مل کر وقار عمل کے ذریعہ گاؤں کی صفائی کی گئی، حفاظت کی غرض سے جابجا پولیس تعینات کی گئی۔

جلسہ کے لئے فٹبال سٹیڈیم کے وسیع میدان کو منتخب کیا گیا۔ وہاں خدام نے ایک عارضی جلسہ گاہ تیار کی۔ اس کے لئے خدام نے جنگل سے بانس کاٹے اور جلسہ گاہ کی صفائی کی۔ اس مرتبہ پہلی بار جلسہ گاہ کی تیاری میں ترپالوں کا بھی استعمال کیا گیا تھا۔ بڑے بڑے بینرز جن پر کلمہ طیبہ اور حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات درج تھے جلسہ گاہ کی رونق کو دوبالا کر رہے تھے۔

جلسہ میں شمولیت کیلئے مہمانوں کی آمد جلسہ سے دو تین روز قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ عاشقان احمدیت دور دراز سے پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ساٹھ سال سے زائد عمر کے تین افراد 250 کلومیٹر کا پیدل سفر 9 روز میں طے کر کے آئے۔ اسی طرح 36 احباب کا ایک وفد سات دن میں 289 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ 9 دوست دوسرے صوبہ Equateur سے 450 کلومیٹر کا سفر کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح کئی احباب سائیکلوں اور کشتیوں پر سفر طے کر کے جلسہ کی برکات سے مستفید ہوئے۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود جلسہ سے تین روز قبل شروع ہو کر دو روز بعد تک جاری رہا۔ اس موقع پر گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی احباب نے کھانا پکانے کے لئے بڑی تعداد میں دیگچے مہیا کئے جس سے مہمانوں کی کثرت کے باوجود کھانا پکانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام اور لجنہ کی ٹیم نے کھانا پکایا۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ سالانہ کی کارروائی 10 رمئی بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب نے استقبالیہ پیش کیا جس میں کنشاسا سے آئے ہوئے وفد اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ احمدیہ جماعت ہمارے علاقہ میں عوام کی بہبود کے لئے جو کام کر رہی ہے ہم اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہر ممکن تعاون کے لئے حاضر ہیں۔

باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام برائے جلسہ سالانہ فرنچ اور لنگالا زبانوں میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں حضور نے جماعت کو بکثرت دعائیں کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصیحت فرمائی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا جس کے بعد Lingala زبان میں تین تقاریر ہوئیں جن کے عناوین اور مقررین حسب ذیل ہیں:

1۔ ''دینی عبادات'' از مکرم عبدالصالح بدلیس صاحب۔

2۔ ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' از مکرم ملک بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ۔

3۔ ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم'' از مکرم محمد لومانزا صاحب۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔

جلسہ کی حاضری و تاثرات

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے 162 جماعتوں کے 15374 راحباب نے جلسہ میں شرکت کی جن میں سے 6449 سے زائد نومبائعین تھے جب کہ 3296 مہمانوں کا تعلق دوسرے مذاہب سے تھا۔

جلسہ کے بعد مختلف چیف صاحبان اور گورنمنٹ افسران نے مکرم امیر صاحب سے اپنی ملاقات میں جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ تمام چیف صاحبان اور گردونواح سے آئے ہوئے احباب کا یہ کہنا تھا کہ ہم نے پہلی مرتبہ دین حق کی دوسرے مذاہب کے بارہ میں پرامن تعلیمات سنی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس جلسہ کے بعد ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں کہ دین کی تعلیم نہایت ہی پرامن اور خوبصورت ہے۔

گورنمنٹ کے ایک سرکردہ افسر آئے اور انہوں نے امیر صاحب سے کہا کہ اس علاقہ میں پہلے ہی آپ کی جماعت کے بہت لوگ ہیں لیکن اس قسم کے جلسہ کے بعد تو یہ سارا علاقہ ہی آپ کا ہے۔

کئی دیہاتوں کے چیف صاحبان نے مکرم امیر صاحب سے کہا کہ ہمارے علاقہ میں بھی احمدی بڑی تعداد میں موجود ہیں اس لئے وہاں بھی اپنا مشن کھولیں۔

چیف صاحبان کا قبول احمدیت

جلسہ میں آس پاس کے احمدی چیف صاحبان کے علاوہ بہت سے چیف بھی شامل ہوئے تھے جن میں سے تین نے جلسہ کے موقعہ پر احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ ان میں سے ایک ساٹھ دیہات کے چیف ہیں۔ اس کے علاوہ جلسہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر ایک سو سے زائد بیعتیں ہوئیں اور بیعتوں کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

9 سیاروں پر مشتمل۔ ہمارا نظام شمسی

تمام نظام شمسی میں زمین ایسا سیارہ ہے جو سورج سے مناسب ترین فاصلے پر واقع ہے

طاہر احمد نسیم صاحب

ہمارا نظام شمسی اس وسیع وعریض کائنات کی ارب ہا ارب کہکشاؤں کے اور ہر ایک کہکشاں میں موجود ارب ہا ارب سورجوں میں سے ایک کمتر حیثیت کے مالک ''زرد بونا'' نامی سورج اور اس کے گرد محو گردش نو سیاروں پر مشتمل ہے۔ سورج پانچ اقسام کے ہیں۔ سب سے زیادہ توانائی رکھنے والے نیلگوں مائل سفید رنگ کے۔ ان سے کم سفید۔ ان سے کم زرد۔ پھر سرخی مائل رنگت اور سب سے کمزور گہرے سرخ رنگ والے سورج تو اس طرح ہمارا سورج توانائی کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ اسی طرح سائز کے لحاظ سے بڑے سورج ہمارے سورج سے لاکھوں گنا بڑے ہیں۔ تو اسی وجہ سے علم فلکیات کے حساب سے ہمارا سورج زرد بونا کہلاتا ہے۔ لیکن اس زرد بونا کا دائرہ کشش اور عمل دخل اربوں میل کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔ اس سے آپ اس کائنات کی وسعت اور اس میں موجود توانائی کے مراکز کی حیثیت کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اس حوالہ سے اس کائنات کے خالق کی عظمت کا بھی اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ کائنات ہر آن روشنی کی رفتار کے حساب سے پھیلتی اور بڑھتی جارہی ہے اور اس عمل کی حدوبست کا اندازہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے نہ جانے ہمارے سورج کی طرح اور کتنے سورجوں کے اپنے اپنے نظام شمسی ہوں گے اور ہمارے سورج سے بے حد وحساب زیادہ بڑے اور طاقتور ہونے کے ناطے ان کا دائرہ کشش کس قدر وسیع وعریض ہوگا؟ تو آیئے سب سے پہلے ہم اپنے سورج پر نظر کرتے ہیں۔

سورج

سورج آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار (8,65,000) میل کے قطر کا ایک عظیم گولہ ہے جو جسامت میں ہماری زمین سے اتنا بڑا ہے کہ دس لاکھ زمینیں اس کے اندر سما سکتی ہیں لیکن چونکہ ہماری زمین ٹھوس مادہ سے بنی ہوئی ہے جب کہ سورج ہائیڈروجن اور اس سے آگے بننے والی ہیلیم گیسوں پر مشتمل ہے جو دنیا کی ہلکی ترین مادہ کی شکلیں ہیں اس لئے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وزن کے حساب سے سورج ہماری زمین سے تین لاکھ تینتیس ہزار چار سو (3,33,400) گنا بڑا ہے۔ جس طرح ہماری زمین اپنے محور کے گرد ایک چکر ایک دن میں مکمل کر لیتی ہے اسی طرح سورج اپنی محوری گردش ایک مہینہ میں مکمل کرتا ہے۔ جسامت اور گردش محوری کے نتیجہ میں جو کشش ثقل پیدا ہوتی ہے اس کو توڑ کر باہر نکلنے کے لئے جس طرح زمین کے دائرہ کشش سے باہر نکلنے کیلئے راکٹ اور خلائی جہازوں کو پچیس ہزار (25,000) میل فی گھنٹہ کی کم از کم رفتار درکار ہوتی ہے اسی طرح سورج کی یہ کشش ثقل اس قدر زیادہ ہے کہ اس سے باہر نکلنے کے لئے کسی بھی راکٹ کو تیرہ لاکھ بیاسی ہزار چار سو (13,82,400) میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنا ہو گا! زمین چونکہ سورج کے گرد بیضوی مدار میں گردش کرتی ہے اس لئے سورج کا زمین سے فاصلہ کم از کم نو کروڑ چودہ لاکھ (9,14,000,00) میل اور زیادہ سے زیادہ نو کروڑ پینتالیس لاکھ (9,45,000,00) میل ہوتا ہے۔ اس کے اندر تھرمونیوکلیئر Thermonuclear عمل کے ذریعہ مسلسل توانائی پیدا ہوتی رہتی ہے جس میں ہائیڈروجن کے چار ایٹم باہم پیوست ہو کر ایک ہیلیم کے ایٹم سے تبدیل ہوتے ہیں اور اس عمل کے پیدا ہونے کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ سینٹی گریڈ ڈگری کی حرارت درکار ہے (یاد رہے محض ایک سو سینٹی گریڈ ڈگری پر پانی کھولنے لگتا ہے) تو اس طرح سورج کا مرکز اس قدر حرارت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی توانائی کا منبع ہے اور ابھی یہ سورج اس کائنات میں محض ایک ''زرد بونا'' ہے۔ اس توانائی اور گردش کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کشش ثقل کیوجہ سے نو عدد سیارے اس کے گرد گردش کرتے ہیں جن میں سے قریب ترین چار سیارے زمین کی طرح ٹھوس اور باقی سیارے گیسوں سے بنے ہوئے ہیں۔ ان نو سیاروں کے علاوہ ہمیں زمین کی فضا میں شہاب ثاقب دکھائی دیتے ہیں جو دراصل نظام شمسی کا حصہ نہیں ہیں بلکہ دمدار ستاروں کی لاکھوں میل لمبی دم کے سورج کی حرارت سے پگھل جانے کے نتیجہ میں اس سے جھڑنے والے ذرات ہیں جو خلا کی وسعتوں میں آوارہ گھومتے پھرتے ہیں اور ان میں سے جو زمین کے دائرہ کشش کے اندر سے گزرتے ہیں انہیں زمین نیچے کھینچ لیتی ہے لیکن چوالیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جب وہ گرتے ہیں تو فضا میں موجود ذرات سے رگڑ کھا کر جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور ہمیں سفید روشنی کی لکیر کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں ان میں سے بیشتر ریت کے ذرات کی مانند چھوٹے ہوتے ہیں لیکن کچھ کئی ٹن وزنی بھی ہیں جو پورے کے پورے نہ جل سکنے کی وجہ سے بقیہ حصہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہ پتھر اور لوہے کی آمیزش سے بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ البتہ سورج سے فاصلہ کے لحاظ سے دور چوتھے نمبر کے سیارے مریخ Mars اور آگے مشتری Jupiter کے درمیان کی پٹی میں جو شہاب ثاقب پائے جاتے ہیں انہیں Astroids کہا جاتا ہے اور وہ اتنے بڑے بڑے سائز کے ہیں کہ ایک ایک کا قطر 600 میل تک کا ہو سکتا ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں گھومتے پھرتے ہیں۔ محض خوش قسمتی کی بات ہے کہ جو خلائی جہاز اس پٹی میں سے گزر کر آگے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان کی زد میں نہیں آیا ہے۔

1۔ عطارد (Mercury)

سورج سے فاصلہ کے لحاظ سے پہلا یعنی سورج سے قریب ترین سیارہ عطارد ہے۔ اس کا سورج سے فاصلہ زیادہ سے زیادہ چار کروڑ تیس لاکھ میل اور کم سے کم دو کروڑ چھیاسی لاکھ میل ہے۔ اس انتہائی زیادہ فرق کی وجہ سے اس کی سورج کے گرد گردش کے محور کا بہت زیادہ بیضوی شکل میں ہونا ہے۔ یہ سورج کے تمام سیاروں میں دوسرے نمبر پر سب سے چھوٹا سیارہ ہے جس کا قطر صرف 3031 میل ہے۔ اس لحاظ سے یہ زمین کے 3/5 سائز کا ہے یعنی نصف سے کچھ زیادہ۔ لہٰذا اس کی کشش ثقل بہت کم ہے اور اس سے باہر نکلنے کیلئے کسی بھی راکٹ کی رفتار کا نو ہزار تین سو میل فی گھنٹہ ہونا کافی ہے اس کا زمین سے کم سے کم فاصلہ پانچ کروڑ ستر لاکھ میل ہے۔ اس سیارے کا ایک دن یعنی اپنے محور کے گرد گردش 59 زمین کے دنوں کے برابر ہے یعنی انتہائی سست رفتار جب کہ سورج کے گرد اس کی گردش صرف 88 زمین کے دنوں کے عرصہ میں مکمل ہو جاتی ہے یعنی اس کا سال 88 دن کے برابر ہے۔ سورج کے گرد تیز گردش کے مقابل پر انتہائی سست محوری گردش کی وجہ سے اور نیز اس گردش کے مدار کے انتہائی بیضوی شکل کا ہونے کے سبب اس کے کسی بھی ایک حصہ پر مسلسل 180 دن تک سورج کی روشنی پڑتی رہتی ہے۔ اور یوں اس کا ایک دن 180 زمینی دنوں کے برابر ہوتا ہے! مسلسل اتنے لمبے عرصہ تک سورج کے سامنے رہنے اور نیز سورج کے بہت قریب ہونے کی وجہ سے یہ سورج سے بہت زیادہ حرارت کے زیر اثر ہوتا ہے اور پھر چونکہ اس کے اوپر کی تہ بہت ہلکی ہے جو نہ اس حرارت کو نیچے جانے سے روک سکتی ہے نہ جذب کر سکتی ہے اور نہ رات کے وقت واپس اوپر آسمان کی طرف اڑ جانے سے روک سکتی ہے۔ لہٰذا دن کے وقت انتہائی گرمی یعنی درجہ حرارت 342 سنٹی گریڈ تک اور رات کے وقت انتہائی سردی یعنی منفی 193 سنٹی گریڈ تک درجہ حرارت پہنچ جاتا ہے اور یہ فرق ریکارڈ فرق ہے۔

2۔ زہرہ (Venus)

یہ فاصلہ کے لحاظ سے سورج سے دوسرے نمبر پر واقع زمین سے قریب ترین سیارہ ہے سائز میں عطارد سے بڑا لیکن زمین کا 4/5 ہے۔ اس کا قطر 7520 میل ہے کسی راکٹ کو اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے تئیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی اس کا سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 6 کروڑ 77 لاکھ میل اور کم سے کم فاصلہ 6 کروڑ 68 لاکھ میل ہے۔ جب کہ زمین سے اس کا قریب ترین فاصلہ صرف 2 کروڑ 50 لاکھ میل ہے۔ یہ اپنے محور کے گرد ایک گردش 243 دن میں مکمل کرتا ہے جو انتہائی سست رفتار ہے۔ اس طرح اس کا ایک دن زمین کے 243 دن کے برابر ہے جب کہ سورج کے گرد اس کی گردش صرف 225 دن میں مکمل ہو جاتی ہے۔ اور یوں اس سیارے کی یہ عجیب ترین خصوصیت بن جاتی ہے کہ اس کا دن اس کے سال سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی محوری گردش پر اس کا زمین کے بہت قریب واقع ہونے کی وجہ سے جو کشش ثقل کا اثر پڑتا ہے وہ اس کی اس گردش کو بہت آہستہ رفتار کر دیتا ہے۔ چونکہ اس سیارہ کے گرد فضا انتہائی کثیف ہے جو سورج کی تمازت کو بہت زیادہ عرصہ جذب رکھ سکتی ہے اس لئے اس کا درجہ حرارت انتہائی زیادہ ہے اور یوں یہ نظام شمسی کا گرم ترین سیارہ بن جاتا ہے۔ اس کے اوپر سلفیورک ایسڈ کے زرد رنگ کے کئی میل موٹے بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں جو سورج سے آنیوالی حرارت کا 90 فیصد حصہ جذب کر لیتے ہیں۔ جو 10 فیصد حصہ نیچے زمین پر پہنچتا ہے وہ وہاں سے منعکس ہونے کے بعد اوپر کے بادلوں کی وجہ سے فضا میں ہی مقید ہو جاتا ہے اور یوں اس سیارے پر شدید قسم کا گرین ہاؤس افیکٹ پیدا ہونے کے نتیجہ میں درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے جو 455 درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جو تنور کے اندرونی آگ والے حصہ کے درجہ حرارت سے زیادہ ہے۔ چنانچہ روس نے جو پہلے دو خلائی جہاز اس سیارہ پر اتارے تھے وہ اس شدید درجہ حرارت اور انتہائی زیادہ فضائی دباؤ کے تحت جل کر پچک گئے اور کوئی کام نہ کر سکے۔ بعد ازاں خاص قسم کے میٹیریل سے بنائے گئے خلائی جہاز جو انتہائی زیادہ دباؤ اور حرارت برداشت کر سکنے کی صلاحیت رکھتے تھے اس

سیارے پر اتارے گئے۔ آتش فشاں پہاڑوں اور زمین کے نیچے موجود پلیٹوں کی طرح کی پلیٹیں اس سیارے میں ہونے کی وجہ سے زلزلے آتے رہتے ہیں جب کہ اس کی سطح بھی چاند کی سطح کی طرح چھوٹے بڑے گڑھوں سے داغدار ہے جوشہاب ثاقب کے گرتے رہنے کی غماز ہے۔ اس سیارے پر فضائی دباؤ زمین پر موجود دباؤ سے 90 گنا زیادہ ہے اور یوں زمین کا قریب ترین سیارہ ہونے کے باوجود اس پر زیادہ تحقیق نہیں کی جاسکتی۔

3۔زمین(Earth)

فاصلہ کے اعتبار سے زمین سورج سے تیسرے نمبر پر واقع سیارہ ہے۔ اور تمام نظام شمسی میں یہ واحد سیارہ ہے جو سورج سے مناسب ترین فاصلہ پر واقع ہے یعنی جہاں سورج کی جھلس دینے والی شعاعوں کا اثر کم ہو جاتا ہے اور دوسری طرف خلا کی ناقابل برداشت ٹھنڈک سورج کی تمازت کے زیر اثر قابل برداشت حد پر آ جاتی ہے اس کے اوپر اوزون گیس کا کئی میل موٹا بادل سورج کی مہلک شعاعوں کو نیچے آنے سے روکتا ہے۔ یہاں پانی مائع حالت میں موجود ہے اور ہوا نائٹروجن اور آکسیجن کے مرکب کی صورت میں کھلی دستیاب ہے جو حیواناتی اور نباتاتی زندگی کی جان ہے۔ اس طرح یہ سیارہ اپنی زبان حال سے چیخ چیخ کر اعلان کر رہا ہے کہ اسے کسی خلاق اعظم نے کسی خاص سکیم کے تحت خاص مقصد کے لئے بنایا ہے اور یہ محض ارتقا کے تحت خود بخود پیدا نہیں ہو گیا۔ تمام نظام شمسی میں درجہ حرارت کا شدید گرم یا شدید سرد ہونا۔ پانی او ر آکسیجن گیس کا مکمل فقدان اور دیگر جغرافیائی حالات ایسے خوفناک ہیں کہ کسی قسم کی زندگی کے پیدا ہونے یا باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خداتعالیٰ کا انسان کو کائنات کی خلقت پر غور کرنے کے بعد ساتھ ہی زمین کی خلقت پر الگ سے غور کرنے کی دعوت دینا بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا حصہ ہونے کے باوجود اسے دیگر اجرام فلکی سے کسی جداگانہ نظام کے تحت جداگانہ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جسامت کے لحاظ سے یہ نظام شمسی کا عین مرکزی سیارہ ہے یعنی چار سیارے اس سے چھوٹے اور چار بڑے ہیں اس کا قطر 7926 میل ہے سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ نو کروڑ پینتالیس میل اور کم سے کم نو کروڑ چودہ لاکھ میل ہے اور یوں اس کی سورج کے گرد گردش کا مدار انتہائی مناسب شکل کا ہے یعنی اتنا ہی بیضوی ہے جو چار موسموں کے بننے کیلئے مناسب ترین ہو اور اس کا اس مدار کے دوران سیدھا قائم رہنے کی بجائے ہلکا سا زاویہ بنا کر گردش کرنا ان موسموں کے دوران دن رات کی لمبائی کو چھوٹا بڑا کرنے کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ یہ اپنی محوری گردش 23 گھنٹہ 56 منٹ میں اور سورج کے گرد مدار کی گردش 365 دن 6 گھنٹے 9 منٹ 9 سیکنڈ میں مکمل کرتی ہے۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 25 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار ہے۔ سورج سے تمازت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اندرونی وہ حرارت جو اس کے بننے کے عمل کے دوران اندرونی مرکز کے زبردست دباؤ کے تحت سکڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تھی اور نیز اس کے اندر موجود تابکاری پیدا کرنے والے مادہ کی ٹوٹ پھوٹ سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کے اندر موجود اپنی توانائی کا ذریعہ بھی ہے۔ اگر زمین کا دور خلا میں مشاہدہ کیا جائے تو یہ چاند کی نسبت بہت بڑے سائز کا اس سے کہیں زیادہ خوبصورت نیلے رنگ کا گولہ دکھائی دیتی ہے جس کے اوپر جگہ جگہ سفید رنگ کے بادل خوبصورت ڈیزائن میں بکھرے پڑے ہیں۔

زمین کا ذکر ادھورا رہے گا اگر اس کے ساتھ اس کے گرد گھومنے والے اس کے اپنے ہی ایک حصہ یعنی چاند کا ذکر نہ کیا جائے۔ چاند جسامت میں زمین کا آٹھواں حصہ ہے۔ اس کا قطر 2160 میل ہے اور کشش ثقل اتنی کہ راکٹ کو اس سے باہر نکلنے کے لئے محض 5400 میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی اس کا زمین سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 2 لاکھ 52 ہزار 7 سو 11 میل اور کم سے کم فاصلہ 2 لاکھ 21 ہزار 4 سو چھپن میل ہے یہ اپنے محور کے گرد گردش 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ میں مکمل کرتا ہے اور حیرت در حیرت کی بات یہ ہے کہ زمین کے گرد اس کی گردش کا مدار سیکنڈوں کے حساب سے ٹھیک اسی مدت میں مکمل ہوتا ہے یعنی تمام نظام شمسی میں یہ استثنائی صورت حال بھی ایسے کرے کو عطا کی گئی ہے جس کا براہ راست زمین کی خشکی، سمندروں اور حیواناتی اور نباتاتی زندگی پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ سورج کے اوقات کے لحاظ سے چاند ہر روز پچھلے دن کے مقابل پر ٹھیک 50 منٹ بعد طلوع ہوتا ہے۔

4-مریخ(Mars)

مریخ وہ سیارہ ہے جس پر چاند کے بعد سب سے زیادہ تحقیق کی گئی ہے۔ اس پر کئی خلائی جہاز اتارے جا چکے ہیں اور دیگر ذرائع سے بہت کافی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ چونکہ کئی لحاظ سے یہ ہماری زمین سے مماثلت رکھتا ہے اس لئے پہلے یہ کافی حد تک مقبول خیال تھا کہ یہاں زندگی کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہوگی۔ اس پر کسی زمانہ میں کئی دریاؤں کے بہنے کے راستے پائے جاتے ہیں۔ اس کے شمالی اور جنوبی قطبین پر زمین کے قطبین کی طرح برف کے پہاڑ جمے ہوئے ہیں اس کی زمین کے نیچے پانی جمی ہوئی صورت میں موجود ہے۔ زمین کی طرح اس پر اکثر ہواؤں کے تیز طوفان چلتے رہتے ہیں۔ یہاں کا دن زمین کے 24 گھنٹہ کے دن سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔ یہاں زمین کی طرح باقاعدہ موسم پیدا ہوتے اور ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ یہ اپنے خوبصورت سرخی مائل مالٹا رنگ کی وجہ سے سرخ سیارہ کے نام سے مشہور ہے یہ رنگ اس کی فولاد سے بھرپور سرخ رنگ کی مٹی کی وجہ سے ہے جو میدانی علاقوں میں نرم اور بھربھری ہے لیکن اکثر علاقہ پتھریلی چٹانوں سے بھرا پڑا ہے۔ اس کی اوپر کی فضا ہماری زمین کی فضا کا محض 1/100 حصہ ہے جس کی وجہ سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہے۔ زمین سے کافی چھوٹا ہے۔ اس کا قطر 4200 میل ہے۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 15 کروڑ 49 لاکھ میل اور کم سے کم 12 کروڑ 85 لاکھ میل ہے۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 10 ہزار 8 سو میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔ اس کی سورج کے گرد مدار کی گردش 687 دنوں میں جب کہ اپنے محور کے گرد گردش 24 گھنٹہ 37 منٹ میں مکمل ہوتی ہے۔ اس کے گرد زمین کے چاند کی طرح دو چاند گردش کرتے ہیں جو بہت ہی چھوٹے ہیں ان میں سے ایک کا قطر 14 میل کا اور دوسرے کا صرف 6 میل کا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ چاند کسی زمانہ میں مریخ سے باہر کی پٹی میں گھومنے والے Astroids میں سے تھے جو شہاب ثاقب کی طرح مریخ کے دائرہ کشش میں آ جانے کی وجہ سے اس کے گرد گردش کرنے لگے۔

5۔مشتری(Jupiter)

یہ نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اتنا بڑا کہ ہماری 1300 زمینیں اس میں سما سکتی ہیں یہ ہلکے زرد رنگ کا بڑا گولہ ہے جس پر سرخی مائل مالٹا رنگ کی پٹیاں بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ نظام شمسی کے تمام سیاروں میں سے سب سے زیادہ تیزی سے اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہے۔ اس تیز گردش کی وجہ سے اس کے گرد شدید مقناطیسی کشش کا میدان پیدا ہوتا ہے۔ جو زمین کی مقناطیسی کشش سے 5 گنا زیادہ طاقتور ہے۔ اسی طرح اس کی فضا میں بھاری تابکاری پائی جاتی ہے۔ اتنی زیادہ کہ جو مقدار انسانوں کو ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہے اس سے 4 سو گنا زیادہ طاقتور ہے۔ سب سے بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سیارہ باقی تمام سیاروں کی نسبت زیادہ روشن نظر آتا ہے اور یہ اس کی سطح پر موجود فضائی لہروں کی رنگدار پٹیوں کی وجہ سے ہے۔ جس قدر توانائی یہ سورج سے حاصل کرتا ہے اس سے دو گنا مقدار میں یہ توانائی خارج کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر زمین کی طرح خود اپنی توانائی پیدا کرنے کا مرکز موجود ہے اس کا قطر 88,700 میل ہے اور اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کیلئے 1 لاکھ 33 ہزار دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 50 کروڑ 70 لاکھ میل اور کم سے کم 46 کروڑ میل ہے۔ یہاں کا دن صرف 9 گھنٹہ 55 منٹ کا ہے یعنی اس مختصر عرصہ میں یہ اپنی محوری گردش مکمل کر لیتا ہے جب کہ سورج کے گرد گردش یعنی اس کا سال زمین کے 12 سال کے برابر ہے۔ اس کے گرد زمین کے چاند کی طرح کے 16 چاند گردش کرتے ہیں۔ اس کے گرداگرد ہلکے رنگوں کے فضائی دائرے بنے ہوئے ہیں۔

6۔زحل(Satum)

یہ سیارہ سائز کے اعتبار سے نظام شمسی کا دوسرا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ مشتری سے قدرے چھوٹا ہے لیکن زمین سے مشتری کی نسبت تقریباً دوگنا دور ہونے کی وجہ سے اس کی نسبت بہت مدھم نظر آتا ہے۔ بایں ہمہ یہ تمام نظام شمسی میں سب سے زیادہ خوبصورت سیارہ ہے۔ مشتری اور یورینس سیاروں کے گرداگرد بھی رنگ دار دائرے موجود ہیں لیکن اس سیارے کے گرد کے دائرے قوس قزح کی طرح انتہائی خوبصورت اور روشن ہیں جو تین موٹی پٹیوں کے گرد سینکڑوں باریک رنگ برنگے دائروں پر مشتمل ہیں۔ اس کے گرد 23 چاند گردش کرتے ہیں جن میں سے ایک دیو قامت چاند Titan نامی ہماری زمین کے تقریباً نصف سائز کا ہے۔ اس سیارے کا قطر 74,600 میل ہے۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 93 کروڑ 26 لاکھ میل اور کم سے کم 83 کروڑ 80 لاکھ میل ہے۔ اس کا دن 10 گھنٹہ 39 منٹ کا اور سال زمین کے ساڑھے انتیس سال کے برابر ہے اور اس طرح اس کی محوری گردش اور سورج کے گرد مدار میں گردش دونوں انتہائی تیز ہیں۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 79 ہزار 5 سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

7۔یورینس(Uranus)

پہلے چھ سیاروں کا علم قدیم زمانہ کے علم فلکیات کے ماہروں کو تھا اس لئے انہوں نے ان کے جو نام رکھے تھے وہ اوپر انگریزی ناموں سے مختلف اردو کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اگلے تین سیارے بعد میں دریافت ہونے کی وجہ سے ان کو جو انگریزی میں نام دئے گئے وہی اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مشتری اور زحل کی طرح یہ سیارہ بھی ہائیڈروجن اور ہیلیم گیسوں کے مجموعہ سے بنا ہوا ہے جب کہ پہلے چار سیارے پتھر اور لوہے وغیرہ کی آمیزش کے ٹھوس مادہ سے بنے ہوئے ہیں اس سیارے کا قطر 31570 میل ہے۔ اس کا سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ ایک ارب چھیاسی کروڑ اور کم سے کم ایک ارب ستر کروڑ میل ہے۔ اس کا دن 17 گھنٹہ کا ہے اور سال 84 زمین سال کے برابر ہے۔ اس کے گرد بھی ہلکے رنگ کے دائرے موجود ہیں۔ اور اس کے گرد 15 چاند گردش کرتے ہیں۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 47 ہزار ایک سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

8۔نیپچون(Neptune)

اس سیارہ کا قطر 30,200 میل ہے۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 2 ارب 83 کروڑ 20 لاکھ میل اور کم سے کم 2 ارب 75 کروڑ 40 لاکھ میل ہے۔ اس کا دن 20 گھنٹہ اور سال 163 زمینی

سال کے برابر ہے۔ اس کے گرد 2 چاند گردش کرتے ہیں اور اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 52560 میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

9۔ پلوٹو (Pluto)

یہ نظام شمسی کا سورج سے دور ترین۔ سائز میں سب سے چھوٹا اور وزن میں ہلکا ترین سیارہ ہے اس کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے سورج کے گرد گردش کے مدار کا انتہائی زیادہ بیضوی شکل کا ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے نیپچون سیارہ سے دوار سے کچھ کم میل کی دوری پر ہونے کی وجہ سے اس کی سورج کے گرد 248 سال میں مکمل ہونے والی گردش کے دوران آٹھ فیصد گردش نیپچون سیارہ کی سورج کے گرد گردش کے دائرے کے اندر کی طرف آ جاتی ہے اور یوں سورج کا سب سے دور آخری سیارہ ہونے کے باوجود ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ تقریباً 31 سال تک کے عرصہ کے لئے اس سے پہلے واقع ہونے والا سیارہ نیپچون سورج سے دور ترین آخری سیارہ بن جاتا ہے۔ 1999ء تک ایسا ہی تھا۔ اس کے گرد صرف ایک چاند گردش کرتا ہے اور وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے اپنے سائز کا 1/3 ہے۔ پلوٹو کا قطر 1900 میل کا ہے یعنی زمین کے چاند سے بھی چھوٹا۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 4 ارب 57 لاکھ 12 ہزار میل اور کم سے کم فاصلہ 2 ارب 74 لاکھ 80 ہزار میل ہے۔ اس کا دن 6 زمینی دنوں کے برابر اور سال 248 زمینی سال کے برابر ہے اور اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے صرف 11880 میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

بقیہ صفحہ 4

امام وقت کا دیدار

اہل کیری اس سے قبل ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم تھے۔ مورخہ 10 مئی کو بعد نماز مغرب جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تدفین اور خلافت خامسہ کی تجدید بیعت کی ویڈیو دکھائی گئی۔ یوں پہلی مرتبہ جلسہ پر آئے ہوئے افراد نے امام وقت کے چہرہ کی زیارت کی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر بھی ڈش انٹینا کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2003ء)

بھٹی ہومیو پیتھک اینڈ سٹور

اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر: 213698

اوقات آ ڈیکل صبح 9 تا 2 بجے۔ شام 5:30 تا 9 بجے رات

ادارہ قائم کردہ: ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 اگست 2003ء بروز اتوار مکرمہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کو بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نومولودہ کی پیدائش سے قبل ہی ازراہ شفقت وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے "عمرانہ احمد" نام عطا فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم چوہدری سید احمد صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ کی نواسی ہے اور رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے بچی کے نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ U.K میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ

"فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ خدمت خلق کے اس کام کو جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر آپ کو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک دیتا چلا جائے گا۔"

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ رکھتے ہوں اور خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ مندرجہ ذیل ڈاکٹرز کی فوری ضرورت ہے۔

نام آسامی	تعداد	قابلیت
فزیشن	1	MBBS/ FCPS-MRCP
گائنی رجسٹرار	1	MBBS.
چائلڈ رجسٹرار	2	MBBS.
میڈیکل رجسٹرار	2	MBBS.
سرجیکل رجسٹرار	1	MBBS.
اینستھیٹک رجسٹرار	1	MBBS.

اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ / امیر صاحب کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فوڈ پروڈکشن کے خواہشمند متوجہ ہوں

اگر آپ کوئی بھی فوڈ فیکٹری کسی بھی پیمانے پر شروع کرنا چاہتے ہیں یا فوڈ پروسیسنگ کر رہے ہیں تو نئی پروڈکٹ کوالٹی کنٹرول اور پلانٹ کے بارہ میں فنی مشاورت کے لئے نظارت صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

گمشدہ ڈائری

مورخہ 22۔ اگست 2003ء کو خاکسار محمود احمد گل معلم وقف جدید پیر کوٹ ثانی کی ذاتی ضخیم ڈائری جس میں بعض دیگر کاغذات بھی ہیں وہ گولبازار سے جدید پریس تک کہیں گم گئی ہے۔ جس کو ملے وہ دفتر وقف جدید یا فون نمبر 215084 پر اطلاع دے دیں۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد نے MBIT/MS Msc/MA /BMA/M.com میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 20 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24۔ اگست

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور نے پنجاب کے تمام گورنمنٹ کالجز، آف ایجوکیشن، گورنمنٹ کالجز برائے ایلیمنٹری ٹیچرز، PITE لاہور، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول اوکاڑہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اٹک میں ایک سالہ B.Ed. کورس کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواستیں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11 ستمبر ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24۔ اگست

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے B.Sc اپلائیڈ بیالوجی اور M.Phil ہسٹری میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24۔ اگست

(نظارت تعلیم)

میڈیکل انٹری ٹیسٹ 2003ء

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے پنجاب میڈیکل اور ڈینٹل کالج میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ انٹری ٹیسٹ 21 ستمبر کو ہوگا داخلہ کے خواہش مند طلباء اپنی درخواستیں 6 ستمبر تک جمع کروا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24۔ اگست۔

(نظارت تعلیم)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہوا اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آج تک صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جا سکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم سید منور شاہ صاحب کارکن وکالت تصنیف لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ اور مکرم سید منیر احمد سیکرٹری وقف نو جہلم کی والدہ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید بشیر احمد صاحب 7/4 دارالعلوم غربی مورخہ 20 جولائی 2003ء بروز اتوار وفات پا گئیں۔ اسی دن شام ربوہ میں مکرم مولانا جمیل الرحمن صاحب رفیق قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کی درخواست دعا ہے۔

خبریں

بدھ	27۔اگست	زوال آفتاب	12-10
بدھ	27۔اگست	غروب آفتاب	6-42
جمعرات	28۔اگست	طلوع فجر	4-13
جمعرات	28۔اگست	طلوع آفتاب	5-39

☆ صدر مشرف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر 2010ء تک جبکہ بھاشا ڈیم کی تعمیر 2013ء تک مکمل ہو سکتی ہے۔

☆ بھارت کے تجارتی شہر ممبئی میں کار بم دھماکوں سے 50 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔

☆ مظفر آباد میں آتش بازی کے سامان کے گودام میں دھماکے کے نتیجہ میں 6۔افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔

☆ افغانستان کے جنوبی صوبہ زابل میں امریکی اور افغان فوجوں نے بڑے آپریشن میں 50 طالبان ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

☆ پاکستان نے بھارت کے شہر ممبئی میں بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر قسم کی دہشت گردی کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

☆ امریکہ نے پاکستان سے 10 ہزار فوجی امن مشن پر عراق بھیجنے کی درخواست کر دی ہے۔

☆ صدر جنرل مشرف نے کراچی سی ویو کے علاقہ کا دورہ کیا اور یونانی تیل بردار جہاز کے ٹوٹنے سے سمندر میں بہہ جانے والے تیل سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا۔

☆ افغانستان میں تادین اور زگان میں اتحادی فوج کے کیمپ پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملے میں ایک ہیلی کاپٹر اور دو ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے جدہ میں سابق وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کی ہے۔ یہ ملاقات تین گھنٹے جاری رہی۔

☆ پنجاب حکومت نے محکمہ تعلیم کے شعبہ میں نئی بھرتی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ 13 ہزار اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ عمر 45 سال ہوگی۔

☆ شاہراہ قائد اعظم پر صادق پلازہ کے سامنے موٹر سائیکل پر سوار 2 ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے رکشہ میں سوار 2 صراف قتل کر دیئے اور 43 لاکھ کا سونا لوٹ لیا۔

☆ سپریم کورٹ آف پاکستان موسم گرما کی تعطیلات کے بعد 8 ستمبر سے اپنا کام شروع کرے گی۔

☆ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب نے دہشت گردی کے خلاف دو طرفہ تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ عالمی بینک نے تین سالوں میں پاکستان کو تین ارب ڈالر فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

☆ اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر نے بھارتی قیادت پر زور دے کر کہا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز بیانات بند کرے۔

☆ لاطینی امریکہ کے جزیرہ ہیٹی میں مسافر طیارہ تباہ ہونے سے 21۔افراد ہلاک ہو گئے۔

یہ مریخ ہے

آجکل اگر آپ رات کے پہلے پہر مشرق افق پر نگاہ دوڑائیں تو آپ کو ایک چمک دار ستارہ نظر آئے گا جو اپنے حجم اور روشنی میں دوسروں سے منفرد ہے۔ یہ مریخ ہے جو آج کل زمین کے قریب آیا ہوا ہے۔ اور 28 اگست کو زمین کے اتنا قریب ہوگا کہ گزشتہ 60 ہزار برس میں کبھی نہیں تھا۔ مگر گھبرایئے نہیں اس قربت کے باوجود وہ زمین سے 5 کروڑ 57 لاکھ 58 ہزار کلومیٹر دور ہے اس سے زیادہ قریب آنے کا واقعہ 284 سال بعد یعنی 2287ء میں آئے گا۔ دو خلائی جہاز مریخ پر مصروف کار ہیں اور چار خلائی جہازوں کا کارواں مریخ کی طرف رواں دواں ہے۔

قائم شدہ 1952 خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

★ ریلوے روڈ فون۔ 214750

★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

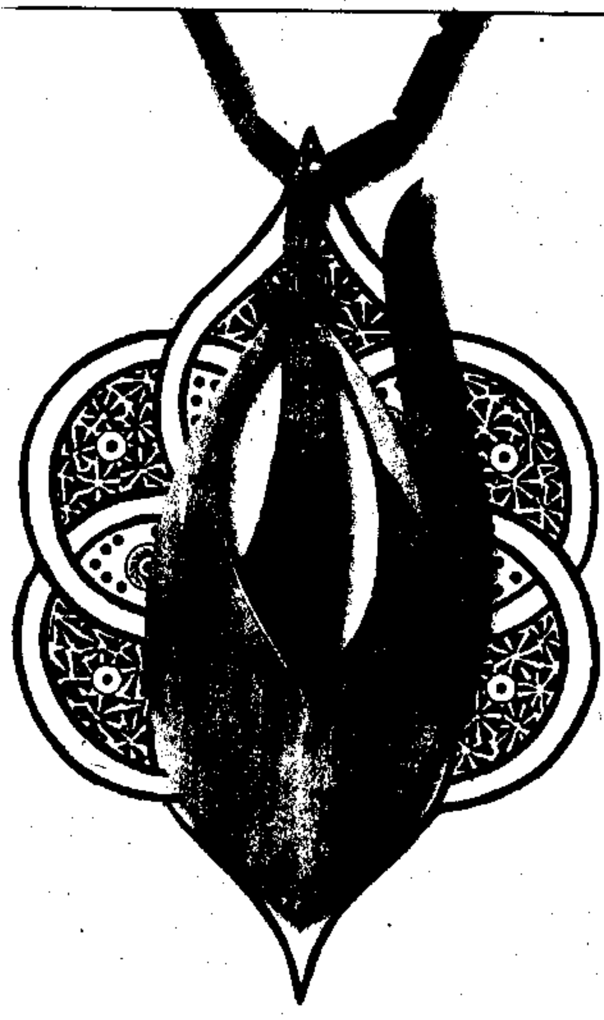

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative, Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174